بس یہی کسر رہ گئی !!!

روزنامہ جنگ کے کالم نگار جناب آفتاب اقبال اپنے ایک پروگرام میں ترکی سے درآمدہ ڈراموں کی نمائش پر، پاکستانی ڈرامہ نگاروں کی نالش کا بیان کر رہے تھے۔ مرکزی خیال اس بحث کا یہ تھا کہ اردو میں ڈب (Dub) کیئے گئے ان ڈراموں کو پاکستانی ناظرین اس لئے پسند کرتے لگے ہیں کہ ان میں عریانی وفحاشی، ہمارے پاکستانی ڈراموں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ ہمیں اس بحث سے کوئی بحث نہیں سوائے ایک جملہ کے! شریک پروگرام ایک صاحب کے اس جملہ سے ساری بحث ختم ہوگئی:

"پاکستانی ڈرامہ کی عریانی میں بس یہی کسر رہ گئی ہے کہ واقعی کپڑے ہی اتار دیئے جائیں۔"

ہمارے لئے لحہ فکریہ ہے کہ ڈرامہ تو لیس کس تہذیب واخلاق کی آبیاری کر رہے ہیں؟ اور ناظرین اپنی کس حس کی تسکین کر رہے ہیں؟؟ مسلمان ناظرین کی مسلمانی اپنی تسکین کیلئے عریانی کی خوراک روز بروز بڑھاتے جا رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ڈرامہ نگار فحش نگاری کی ہر حد کو توڑتے ہوئے اب اُس انتہا پر پہنچ چکے ہیں کہ صرف کپڑے اتار دینے کی کسر رہ گئی ہے۔ کپڑے تو پہلے ہی برائے نام تھے اور جو تھے وہ ستر پوش نہ تھے بلکہ ستر سوز تھے۔

ہم نے سنا ہے کہ فلم اور ڈرامہ کو سنسر کرنے والا کوئی محکمہ بھی ہے۔ جس میں کوئی مولوی بھی ہوتے ہیں۔ اگر یہ درست ہے تو ہم اور کسی سے نہیں، صرف ان مولویوں سے یہ سوال ضرور پوچھیں گے کہ میدانِ حشر میں ڈرامہ اور فلم کی حیا سوزی کی نمائش کی اجازت دینے پر کیا جواب دیں گے؟ حکومت کسی کی بھی ہو، ہمیں اس سے کوئی امید نہیں کیونکہ آنے اور جانے والی سب حکومتیں اس حمام میں ننگی ہیں۔ کسی حکومت کے منشور میں بے حیائی مٹانے اور اسلامی اخلاقِ عالیہ بڑھانے کی شق شامل نہیں ہے اور جن اسلامی و دینی جماعتوں کے منشور میں یہ شق شامل ہے، عوام انہیں ووٹ نہیں دیتے۔ ایک صالح رائے عوام پر کبھی غیر صالح حکمران مسلط نہیں ہوسکتے جیسی "پرجا ویسا راجا" درست کہاوت ہے۔

"شیخ الاسلام" کی آمد

علامہ پروفیسر ڈاکٹر "شیخ الاسلام" محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی تشریف آوری پر ہم انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ پاکستان ان کا وطن ہے وہ گلشن اسلام کی بلبل ہیں، ان کا چہچانا پاکستان میں ہی بجتا ہے۔ مگر ان کا نغمہ صرف